علم - 11

میرے پاس ایک خیال تھا جسے میں شیئر کرنا چاہتا تھا۔ اگرچہ وقت کے ساتھ ساتھ اسلامی اسکالرز، لیکچررز اور اسلامی تعلیمی مواد کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے، لیکن مسلمانوں کی طاقت میں کمی آئی ہے۔ اس کے بہت سے عوامل ہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ بہت سے علماء نے دوسروں کو پڑھاتے وقت صحیح نیت نہیں اختیار کی۔ انہوں نے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے تعلیم دے کر نیک پیشواؤں کے نقش قدم پر چلنے کے بجائے دوسرے اسباب مثلاً مقبولیت اور دنیاوی چیزوں کی تعلیم دی۔ مثال کے طور پر، وہ اکثر اجتماعات اور تقریبات کی روشنی میں رہنے کی کوشش کرتے ہیں اور ایسی نشست سے خوش نہیں ہوتے جو ایک طرف ہو اس کے بجائے وہ مرکزی نشست کی خواہش رکھتے ہیں۔ جب ان کا ارادہ ایسا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی تقریروں کے مثبت اثرات کو دور کر دیا اور اس وجہ سے سننے والوں پر ان کا مثبت اثر بہت کم رہا۔

دوسرا سبب یہ ہے کہ سننے والوں کی نیت درست نہیں ہے۔ وہ لیکچرز میں شرکت کرتے ہیں اللہ کی خاطر نہیں، اور بہتر کے لیے بدلتے ہیں، اس کے بجائے بہت سے لوگ موسیقی کی محفل کی طرح صرف روحانی بلندی کی تلاش میں لیکچرز میں شرکت کرتے ہیں۔ وہ تفریح چاہتے ہیں اصلاح نہیں ۔ وہ یہ دعویٰ کر کے اپنے آپ کو خوش کرتے ہیں کہ وہ ابھی تک بہت سی تقریبات اور اجتماعات میں شرکت کر کے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کے لیے سخت محنت کر رہے ہیں، اپنے رویے کی وجہ سے ان کے اسباق پر عمل کرنے سے کوئی بہتری نہیں آتی۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ صرف سننا ہی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور کامیابی کے لیے کافی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کچھ لوگ کئی دہائیوں سے لیکچرز میں شرکت کرتے ہیں لیکن پھر بھی بہتری کے لیے بالکل نہیں بدلتے۔

آخر کار، بہت سے علماء ان کی تبلیغ پر عمل کرنے میں ناکام رہے۔ مثال کے طور پر، وہ دوسروں کو متحد ہونے کا درس دیتے ہیں لیکن وہ دوسرے علماء سے منقطع ہو جاتے ہیں اور دوسرے علماء اور اداروں کی بھلائی میں مدد کرنے میں ناکام رہتے ہیں کیونکہ انہیں ڈر ہے کہ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو انہیں بھلا دیا جائے گا۔ وہ دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں کہ مادی دنیا سے کنارہ کشی اختیار کریں، وہ اس میں سب سے زیادہ مگن ہیں۔ اگرچہ وہ اپنے دلوں میں لاتعلق ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں جو کہ زیادہ تر صورتوں میں درست نہیں ہے، پھر بھی انہوں نے

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت سے انحراف کیا ہے جو ظاہری طور پر اس دنیا سے سب سے زیادہ لاتعلق تھے۔ اور اندرونی طور پر .انہیں ایک بات کہنے اور کرنے کی بجائے عملی مثال دکھانی چاہیے تھی۔ جس کی وجہ سے ان کی تعلیمات بے اثر ہو گئیں۔

علم - 12

میں نے کچھ عرصہ پہلے ایک خبر پڑھی تھی جس پر مختصراً بات کرنا چاہتا تھا۔ اس نے بتایا کہ کس طرح کچھ لوگ اپنے شعبے میں ماہر بننے کے بعد ہی کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ یہ نوٹ کرنا ضروری ہے، اسلام مسلمانوں کو سکھاتا ہے کہ دونوں جہانوں میں حقیقی کامیابی حاصل کرنے کے لیے انہیں عالم بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان سے بس اتنی ہی ضرورت ہے کہ وہ اپنی صلاحیت اور صلاحیت کے مطابق اسلام کی سادہ تعلیمات کو سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ ایک غیر عالم کے ذریعہ آسانی سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک مسلمان قرآن پاک کی تین آیات کو سمجھ کر اس پر عمل کر سکتا ہے جو ان کی ابدی کامیابی کی طرف رہنمائی کرے گی۔ پہلا باب 65 میں طلاق، آیت 2 ہے:

‘‘اور جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔ ’’

اس آیت کے مطابق ایک مسلمان کو اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں میں صحیح رہنمائی اور کامیابی کی ضمانت دی گئی ہے جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا ہوں، اس کی ممانعتوں سے اجتناب کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کے مطابق صبر کے ساتھ تقدیر کا سامنا کریں۔ ، السلام علیکم یہ اس بات کو یقینی بنائے گا کہ وہ ان نعمتوں کا استعمال کریں جو انہیں عطا کی گئی ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے، جس کے نتیجے میں دونوں جہانوں میں امن اور کامیابی ہوتی ہے۔ باب 16 النحل، آیت 97:

" جس نے نیک عمل کیا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، حالانکہ وہ مومن ہے، ہم اسے ضرور پاکیزہ زندگی دیں گے، اور ان کو ان کے بہترین اعمال کے مطابق ضرور اجر دیں گے۔ "

:اگلی آیت باب 2 البقرہ، آیت 216 میں موجود ہے

شاید آپ کو کسی چیز سے نفرت ہو اور وہ آپ کے لیے اچھی ہو۔ اور شاید آپ کو ایک چیز لیکن "پسند ہے اور وہ آپ کے لیے بری ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

یہ آیت ایک مسلمان کو ان تمام مشکلات پر قابو پانے میں مدد دیتی ہے جن کا وہ اپنی زندگی کے دوران ممکنہ طور پر سامنا کر سکتے ہیں۔ ایک مسلمان کو سمجھنا چاہیے کہ ہر صورت حال کے پیچھے بہت سی مفید حکمتیں ہیں جو فوری طور پر ظاہر نہیں ہوتیں۔ کسی کو اپنی زندگی میں بہت سی مثالیں مل سکتی ہیں جب وہ مانتے تھے کہ کچھ اچھا تھا لیکن اس کا انجام برا ہوا اور اس کے برعکس۔ لہٰذا انہیں ہر مشکل کو صبر کے ساتھ برداشت کرنا چاہیے، شکایت سے گریز کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو برقرار رکھتے ہوئے، یہ جانتے ہوئے کہ حالات ان کے لیے بہتر ہیں، چاہے وہ ان کے پیچھے موجود حکمتوں کا مشاہدہ نہ کریں۔

:آخری آیت باب 2 البقرہ، آیت 286 میں موجود ہے

"اللہ کسی جان کو اس کی طاقت کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں دیتا۔ "

یہ آیت مسلمانوں کو یاد دلاتی ہے کہ کوئی بھی مشکل یا ذمہ داری جس کو پورا کرنا ضروری ہے وہ برداشت کرنے یا پورا کرنے کی ان کی طاقت سے باہر نہیں ہے۔ یہ فہم بے صبری کو دور کرتا ہے اور مشکلات کا سامنا کرنے پر مایوسی کو دور کرتا ہے اور سستی پر قابو پانے اور اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے تئیں اپنے فرائض کو پورا کرنے کی طاقت کے ساتھ ابھارتا ہے۔

اسلام سادہ لیکن دور رس اسباق سکھاتا ہے جس کا مسلمانوں کو مطالعہ اور عمل کرنا چاہیے۔ لیکن ان اسباق میں کامیاب نتیجہ حاصل کرنے کے لیے کسی کو عالم بننے کی ضرورت نہیں ہے، بہت سی دنیاوی چیزوں کے برعکس جس میں انسان کو کامیابی حاصل کرنے سے پہلے ماہر بننے کی ضرورت ہوتی ہے۔

علم - 13

میں نے کچھ عرصہ پہلے ایک خبر پڑھی تھی جس پر مختصراً بات کرنا چاہتا تھا۔ اس نے بتایا کہ کس طرح معلومات اور علم کے تبادلے میں گزشتہ برسوں میں خاص طور پر سوشل میڈیا پر اضافہ ہوا ہے۔

اگرچہ وقت کے ساتھ ساتھ مبلغین کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے اور معلومات تک رسائی آسان ہو گئی ہے، پھر بھی مسلمانوں کی طاقت کمزور پڑی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ بہت سے مسلمانوں نے ایسی ذہنیت اختیار کر رکھی ہے جو انہیں اسلامی علوم سیکھنے اور اس پر عمل کرنے سے روک رہی ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ صرف اسلامی معلومات کو سننا ہی کامیابی کے لیے کافی ہے۔ یہ شیطان کا جال ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صالح پیشواؤں کے رویہ کے بالکل خلاف ہے۔ انہوں نے نہ صرف دینی علم کو سنا بلکہ جو علم سنا اس پر عمل کرکے اس ارادے کو پورا کیا اور پورا کیا۔ اس طرح عمل نہ کرنے سے مسلمانوں کا ایمان کمزور ہو گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض مسلمانوں نے مذہبی اجتماعات اور مذاکروں میں شرکت کرنے میں دہائیاں گزاری ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں کوئی بہتری نہیں آئی ہے۔ اس رویہ کا خطرہ یہ ہے کہ لوگ آخرکار یہ مان کر نیچے گر جائیں گے کہ وہ مذہبی تعلیمات کو سننے یا عمل کرنے کی ضرورت کے بغیر اپنی زبان سے اسلام کا اعلان کر سکتے ہیں۔ مسلمانوں کو جہالت کے ساتھ ان کا رہنما بنا کر چھوڑ دیا جائے گا جو انہیں صرف تباہی کی طرف لے جائے گا۔

آخر میں، اسلامی علم کا مقصد لوگوں کو تفریح فراہم کرنا نہیں ہے۔ اس کا مقصد عملاً لوگوں کی اس دنیا کے تمام حالات میں رہنمائی کرنا ہے تاکہ وہ اس دنیا میں ذہنی سکون اور آخرت میں جنت حاصل کر سکیں۔ جو شخص اس علم کو عملی جامہ پہنانے میں ناکام رہتا ہے جسے وہ سنتے ہیں وہ یہ صحیح رہنمائی حاصل نہیں کر سکے گا۔ اُن کی مثال اُس شخص کی سی ہے جس کے پاس محفوظ جگہ کی سمت ہے لیکن وہ حفاظت کے لیے ان ہدایات پر عملاً عمل کرنے میں ناکام ہے۔ یا اس بیمار مریض کی طرح جسے علاج تجویز کیا جاتا ہے لیکن وہ دوا لینے میں ناکام رہتا ہے۔ باب 17 الاسراء، آیت 82 اس رویہ سے بچنا چاہیے۔:

اور ہم قرآن میں سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے، لیکن یہ ’’
‘‘ظالموں کے لیے نقصان کے سوا کچھ نہیں بڑھاتا۔

علم - 14

میں نے کچھ عرصہ پہلے ایک خبر پڑھی تھی جس پر مختصراً بات کرنا چاہتا تھا۔ اس میں بتایا گیا کہ کس طرح ایک مخصوص ملک میں شادی کی شرح وقت کے ساتھ ساتھ کم ہو رہی ہے۔ لوگوں کا دعویٰ تھا کہ وہ شادی کی ذمہ داریاں اٹھانے کی خواہش نہیں رکھتے تھے۔

اگر کوئی شخص کسی نوکری کی پیشکش کو اس سے منسلک معلومات کو جانے بغیر قبول کرتا ہے، جیسے کہ نوکری کی ذمہ داریاں، ان کی تنخواہ اور پیش کردہ کوئی انشورنس، تو اس شخص کو دوسروں کی طرف سے بالکل پاگل قرار دیا جائے گا۔ ایک ذہین شخص ان اہم تفصیلات کو جانے بغیر کبھی بھی ملازمت کی پیشکش قبول نہیں کرے گا۔ پھر بھی، بہت سے لوگ اپنے ساتھ منسلک ذمہ داریوں کے بارے میں علم کے بغیر کچھ فرائض انجام دینے کے لیے بے چین ہیں۔ مثال کے طور پر، یہ لوگ شادی کرنے کے لیے بے چین ہوتے ہیں، لیکن انہیں شوہر یا بیوی کی ذمہ داریوں اور فرائض اور ہر شریک حیات کے حقوق کے بارے میں بہت کم یا کوئی علم نہیں ہے۔ یہ ایک بڑی وجہ ہے کہ حالیہ برسوں میں مسلمانوں میں طلاق کی شرح آسمان کو چھو رہی ہے۔ اسی طرح، اس قسم کے لوگ بچے پیدا کرنے کے لیے بے چین ہوتے ہیں، لیکن بچے کی پرورش کی ذمہ داریوں، جیسے والدین اور بچوں کے حقوق کے بارے میں بہت کم یا کوئی علم نہیں رکھتے۔ ایک بار پھر، یہ ایک بڑی وجہ ہے کہ حالیہ برسوں میں جیلوں میں مسلم نوجوانوں کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ جوڑوں کے بچے ہوتے ہیں لیکن ان کی صحیح طریقے سے پرورش کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ جب وہ ایسا کرنے کا علم نہیں رکھتے تو وہ کیسے کر سکتے ہیں؟

مسلمانوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ حالات میں قدم رکھنے سے پہلے ان چیزوں کی ذمہ داریوں کو سیکھیں اور سمجھیں جو وہ کرنا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ اس علم کے بغیر، وہ اپنے اور دوسروں کے لیے مصیبت کے سوا کچھ نہیں بنیں گے۔ جس طرح وہ اس کی ذمہ داریوں کو جانے بغیر کسی نوکری کی پیشکش قبول نہیں کرتے ہیں، اسی طرح انہیں دوسری ذمہ داریوں کو بھی نہیں جاننا چاہیے جو دنیاوی کام سے زیادہ مشکل ہوں، جیسے شادی، اس میں شامل ذمہ داریوں کو جانے بغیر۔

علم - 15

میں نے کچھ عرصہ پہلے ایک خبر پڑھی تھی جس پر مختصراً بات کرنا چاہتا تھا۔ اس نے کچھ لوگوں کے بارے میں اطلاع دی جنہوں نے غیر ملک کا سفر کیا اور ایک قانون کو توڑا جس سے وہ اپنے سفر کے دوران لاعلم تھے۔ یہ سمجھنا ضروری ہے کہ مشہور قول جہالت نعمت ہے خاص طور پر مذہبی امور اور آخرت کے حوالے سے درست نہیں ہے۔ بدقسمتی سے، کچھ مسلمان صرف اس وجہ سے یقین رکھتے ہیں کہ وہ اسلامی اصول نہیں جانتے ہیں کہ وہ اس کی پابندی سے مستثنیٰ ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے اس کا جوابدہ نہیں ہوگا۔ یہ جہالت کی بدترین قسموں میں سے ایک ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا ہے کہ کوئی عذر نہیں ہے اور مسلمانوں کو اسلام کی تعلیمات کو سیکھنا اور اس پر عمل کرنا چاہیے۔ درحقیقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنن ابن ماجہ نمبر 224 میں موجود ایک حدیث میں اس کو تمام مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے۔ اور اسلام کے بارے میں علم حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی حکومت اس عذر کو قبول نہ کرے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی امید کیسے کی جا سکتی ہے؟ جس طرح کسی ذمہ داری کو قبول کرنے والے شخص سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس سے منسلک قوانین کو جانتا ہے، جیسا کہ لائسنس یافتہ ڈرائیور ہونے کے ناطے، جو شخص اسلام کو اپنے مذہب کے طور پر قبول کرتا ہے وہ اس سے منسلک قوانین کو سیکھنے کا ذمہ دار ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو جہالت سے بچنا چاہیے کیونکہ اس سے نہ دنیا میں کوئی فائدہ ہو گا اور نہ آخرت میں ان کا کوئی فائدہ ہو گا۔
باب 6 الانعام، آیت 149:

‘‘...کہہ دو، اللہ کے پاس سب سے زیادہ دلیل ہے ’’